برق سے زیادہ وہاں وہ صوفی برق نظر آتے تھے۔ ذکر اور اوراد و وظائف کرتے دکھائی دیتے ہیں حرفِ محرمانہ، ختم نبوت کے موضوع پر ان کی لاجواب تصنیف ہے۔ اسمیں بھی وہ حدیث وسنت سے استدلال کرتے اور اپنے مختلف مواقف کے لیے حدیثیں درج فرماتے۔ اسلام اور عصرِ رواں ان کی علمی متاع عزیز ہے۔ اور اتنی پیاری کتاب ہے کہ کوئی بھی قاری اسے پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کتاب میں بھی قرآن و حدیث سے استدلال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی آخری تصنیف میری آخری کتاب" حدیث وسنت کے استدلال کے اعتبار سے نقطہ عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ بہرکیف ڈاکٹر غلام جیلانی برق کا شباب بڑا خطرناک تھا بڑھاپا قابلِ قدر، قابلِ احترام، ان کی زندگی کی دوپہر فتنہ خیز اور ان کی زندگی کی شام قابل رشک تھی۔ وہ اپنے تمام معاصرین میں زبان و بیاں اور قلم و قرطاس کے اعتبار سے فائق تر ہیں۔ ان کے تلامذہ کا بھی ایک وسیع حلقہ ہے۔ اللہ ان کے شباب کو معاف فرمائے ان کے قلم کی فروگذاشتوں سے صرف نظر فرمائے۔ ان کے رجوع و توبہ کو قبولیت سے نوازے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسّی برس سے زیادہ عمر پائی ان کی وفات ملک کے اہلِ دانش و بینش کے لیے ایک ہولناک خلا ہے۔ آخر میں جہاں ہم ان کی حسنات کا تذکرہ کرتے ہیں ان کے علمی کارناموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں وہاں ہم ان کے ورثا سے کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ دو قرآن اور دو اسلام کی اشاعت قطعاً بند کر دی جائے۔ ان کی مذکورہ بالا دونوں کتابوں کی اشاعت ڈاکٹر غلام جیلانی سے نہ صرف زیادتی اور ناانصافی ہوگی بلکہ ان کی روح کو اذیت پہنچانے کا سبب بنے گی۔

مولانا کرم الدین سلفی

مولانا کرم الدین سلفی ضلع حصار کے ایک مہاجر خاندان کے ایک چشم و چراغ تھے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والد کے سایہ سے محروم ہوگئے۔ والدہ نے بڑی محنت مشقت اور کوشش سے ان کی تربیت کی۔ اقتصادی کمزوری کے باوجود جوں توں کر کے ان کی تعلیمی منزلیں مکمل کروائیں۔ مرحوم مولانا مختار احمد فیروزپوری نے بھی مولانا سلفی مرحوم کی تعلیم و تربیت میں محنت شاقہ، خلوص اور توجہ سے کام لیا۔ آغاز میں مختلف مدارس میں تعلیم و تدریس کی منزلیں طے کرتے رہے لیکن تکمیل جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں کی گئی۔ جامعہ سلفیہ اس وقت کے مہتمم اور منصرم شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ کی فراست، بصیرت اور دور بیں نگاہ نے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پاتھ پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا جامعہ سلفیہ میں بطورِ مدرس تقرر کر دیا۔

چند سال مولانا کرم الدین نے بڑی خود اعتمادی، شرح صدر، محنت شاقہ، خلوص وللّٰہیت سے اپنے مجوزہ تعلیمی فرائض سر انجام دیئے۔ مشفق استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب بڈھیمالوی کی شفقتیں انہیں ہر وقت حاصل رہیں۔ جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ سے جب علم و خلوص الگ ہوا۔ دولت اور حب جاہ نے جب سے جامعہ سلفیہ پر اپنا تسلط جمایا تو مولانا سلفی، جامعہ سلفیہ کو خیر آباد کہہ کر ملتان تشریف لے گئے۔

ملتان میں مولانا کرم الدین سلفی اگرچہ بطور خطیب متعین تھے لیکن شہر بھر میں ان کا علمی و تحقیقی ذوق، تبلیغی و سلفی مزاج اور خلوص و تقویٰ کی دھوم تھی۔ بنیادی طور پر مولانا سلفی ایک مدرس تھے اور ملتان کے دونوں دھڑوں کی سیاسی مصلحتیں ان کے تدریسی ذوق پورا کرنے میں حائل ہو گئیں تو وہ کراچی منتقل ہو گئے۔ کراچی کے دار الحدیث رحمانیہ میں مدرس شیخ الحدیث اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے بڑی کامیابی سے اپنے فرائض سر انجام دیئے۔ ۱۹۷۶ء میں ہم نے انہیں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں لانا چاہا وہ خواہش کے باوجود کراچی کے بعض دوستوں کی رکاوٹ کی وجہ سے جامعہ تعلیم الاسلام تشریف نہ لا سکے۔ ان کی معاشی مجبوریوں اور اقتصادی ضرورتیں انہیں شارجہ میں جانے پر مجبور کر دیا اور وہاں بطور مبلغ اور مدرس تشریف لے گئے۔ اور بڑی خوش اسلوبی سے وہ اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ذیابیطس کے مریض تھے۔ جب مرض زیادہ بڑھ گیا تو چھٹی لے کر پاکستان تشریف لے آئے گزشتہ مہینے وہ لاہور میں انتقال فرما گئے اور اوکاڑہ میں انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مولانا موصوف کئی قیمتی کتب کے مصنف اور مترجم ہیں۔ ذوق تدریس و تعلیم ذوق تحقیق و تفتیش سلفی مزاج للّٰہیت خلوص نیکی و تقویٰ کے اعتبار وہ اپنے اقران و معاشر میں منفرد مقام کے حامل تھے اور عالم عنفوان میں اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روٹھ گئے اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ اعلیٰ علیین میں جگہ اور ان کی بیوہ، ان کے یتیم بچوں اور ان کی بوڑھی والدہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور ان کے لیے دنیوی ضرورتوں کے وسائل مہیا فرمائے (آمین)